۲۸/۵۲۱۶
۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۷ رمضان المبارک سنہ ۱۴۳۱
۱۸ اگست سنہ ۲۰۱۰

دار الافتاء
۰۸/۱۳۰۶ فتویٰ نمبر

جناب مفتی صاحب
دار العلوم کورنگی کا ایریا کراچی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

بعد اسلام کے عرض یہ ہے کہ مندرجہ ذیل سوالات کا
قرآن وسنت کی روشنی میں فقہ حنفی کی تحقیق کے مطابق
جواب دیکر مشکور وممنون فرمائیں۔

سوال ۱۔ میں نے اپنی مسجد کے امام صاحب سے پوچھا کہ ناپاکی کی یعنی غسل کی حالت میں قبرستان میں داخل ہونا جائز ہے؟ انھوں نے کہا کہ نا صرف قبرستان میں بلکہ عام راستوں پر بھی ناپاکی کی حالت میں جانا ناجائز اور حرام ہے۔ میں آپ سے اس کی تصدیق چاہتا ہوں کہ اُن کا یہ جواب درست ہے یا غلط ہے۔

سوال ۲۔ ہماری مسجد کے پیش امام صاحب نماز فجر کے بعد محراب میں اپنے مصلّی پر بیٹھ کر تلاوت کرتے ہیں آواز اتنی بلند ہوتی ہے کہ مسجد موجود ذکر واذکار میں میں مصروف افراد تک صاف طور پر پہنچ رہی ہوتی ہے۔ میں نے اُن سے مسئلہ معلوم کیا کہ جب قرآن زور سے پڑھا جائے تو وہاں موجود لوگوں کو قرآن سننا فرض ہے۔ تو ایسی صورت میں کیا ہم اپنا ذکر چھوڑ کر آپ کا قرآن سنیں یا اپنے ذکر واذکار جاری رکھیں؟ اُن کا کہنا ہے کہ آپ اپنے ذکر واذکار جاری رکھیں اس موقعہ پر آپ پر قرآن کا سننا فرض نہیں۔

سوال ۳۔ ملتان میں ایک مشہور بزرگ شیخ امین صاحب ہیں اُن کے سلسلہ کا نام "ادریسیہ" ہے۔ جولائی میں اُن کی محفل میں جانا ہوا۔ اُن کی باتوں سے ایسا لگا کہ وہ جاگنے کی حالت میں حضورؐ سے ہم کلام ہوتے ہیں اور وہاں سے ملنے والی ہدایات کے مطابق عمل کرتے ہیں۔

(ورق الٹیے)

مثال ۱:- دوران تقریر فرمایا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ آقا جی اپنے حجابات ہٹالیں تاکہ تم سب یعنی اہل مجلس آپ کا دیدار کرلو اور سب صحابی بن جاؤ۔ تھوڑی دیر بعد فرمایا کہ جواب آگیا ہے کہ یہ کام مشکل ہے۔

مثال ۲:- فرمایا میں کھاتا بہت ہوں تو آقا جی نے فرمایا کہ کھاتے بہت ہو وضو بھی بہت کیا کرو۔

مثال ۳:- اس وقت پوری دنیا میں میری طرح باتیں کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ یہ مجھ سے آقا جی نے کہی ہے۔

مثال ۴:- مجھ سے آقا جی نے فرمایا کہ تم درود و سلام یعنی "مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام" بیٹھ کر پڑھ لیا کرو۔ اس لئے میں نے اپنے مشائخ کا کھڑے ہوکر درود و سلام پڑھنے کا طریقہ چھوڑ کر آقا جی کے حکم کے مطابق بیٹھ کر درود و سلام پڑھنا اختیار وغیرہ وغیرہ۔

میرا سوال یہ ہے کہ کیا حالت بیداری میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جا سکتا ہے۔ اور ان سے بات بھی ہو سکتی ہے؟ اگر یہ ممکن ہے تو کیا ایسی صورت میں حضور اکرم کے ارشادات شرعی دلیل و حجت ہونگے

والسلام

ماسٹر محمد شکیل قریشی
محمدی مسجد سیکٹر 33/7 کورنگی 2/2
0321-2081426

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۵۸/۱۳۰۶

(جواب منسلکہ اوراق پر ملاحظہ فرمائیں)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً و مصلیاً

(۱)۔۔۔جنابت (ناپاکی) کی حالت میں قبرستان میں داخل ہونا شرعاً منع نہیں ہے، البتہ وہاں قرآن کریم کی تلاوت کرنے سے اجتناب کرنا ضروری ہے کیونکہ حالتِ جنابت میں قرآنِ کریم کی تلاوت کرنا ناجائز ہے، اسی طرح اگر کوئی شخص اوپرے اثرات کے ڈر کی وجہ سے احتیاطاً جنابت کی حالت میں قبرستان نہ جائے تو بھی کوئی حرج نہیں۔

فی الدر المختار: (۱۷۱/۱)

ويحرم بالحدث الأكبر دخول مسجد لا مصلى عيد وجنازة۔۔الخ

فی حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: (۹۵/۱)

قوله: (دخول مسجد) شمل الكعبة دون مصلي عيد وجنازة في الأصح۔

(۲)۔۔۔مذکورہ امام صاحب کا یہ کہنا کہ "آپ اپنے ذکر واذکار جاری رکھیں، اس موقعہ پر آپ پر قرآن کا سننا فرض نہیں" درست ہے، البتہ اگر زیادہ بلند آواز سے تلاوت کرنے کی بناء پر قریب میں موجود عبادت کرنے والے دیگر حضرات کو تشویش لاحق ہوتی ہو اور ان کی عبادت میں خلل واقع ہوتا ہو تو پھر یا تو امام صاحب کو اتنی بلند آواز سے تلاوت نہیں کرنی چاہیئے یا ذکر کرنے والوں کو چاہیئے کہ وہ کسی دوسری جگہ بیٹھ کر ذکر کرلیں۔

فی ردالمحتار (۵۴۶/۱)

يجب على القارئ إحترامه بأن لا يقرأه في الأسواق ومواضع الإشتغال، فإذا قرأه فيها كان هو المضيع لحرمته فيكون الإثم عليه دون أهل الإشتغال دفعا للحرج۔

وفيه أيضا: (۶۶۰/۱)

أجمع العلماء سلفا وخلفا على استحباب ذكر الجماعة في المساجد وغيرها إلا أن يشوش جهرهم على نائم أو مصل أو قارئ۔۔الخ

(۳)[الف]۔۔۔حالتِ بیداری میں آپ ﷺ کی صورت یا مثال کو دیکھا جاسکتا ہے۔

(۳)[ب]۔۔۔خواب میں یا عالم بیداری میں آنحضرت ﷺ کی زیارت ہو تو یہ بڑی سعادت کی بات ہے لیکن اگر اس میں آپ ﷺ کسی عام کام کے کرنے یا نہ کرنے کا حکم فرمائیں جو شریعت سے ثابت شدہ نہ ہو تو وہ ارشادات شرعاً حجت نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مسائلِ شریعت میں انبیاء علیہم السلام کے علاوہ کسی کے خواب کی بات کو حجت قرار نہیں دیا بلکہ جو ارشادات آپ ﷺ سے بیداری میں قابلِ اعتماد واسطوں (سندِ متصل) کے ذریعے ہم تک پہنچے ہیں صرف وہی حجت ہیں اور انہی پر عمل کرنا شرعاً ضروری ہے اس لئے کہ اگرچہ یہ بات تو صحیح ہے کہ شیطان آپ ﷺ کی صورت مبارکہ میں نہیں آسکتا لیکن بسا اوقات خواب دیکھنے والے کے اپنے

Scanned by CamScanner

خیالات اس خواب کے ساتھ مل کر گڈمڈ ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے خواب دیکھنے والے کو بات سمجھنے میں غلطی واقع ہو جاتی ہے نیز ایک ہی خواب کی بسا اوقات مختلف تعبیرات ہو سکتی ہیں یا صحیح بات یاد رکھنے میں غلطی ہو جاتی ہے اور یہ بھی عین ممکن ہے کہ بیداری کے بعد شیطان نے کوئی وسوسہ ڈال دیا ہو اور غلط بات دل میں ڈال دی ہو اس لئے ان تمام شبہات کے ہوتے ہوئے آپ ﷺ کے بیداری میں سنے ہوئے ارشادات کے مقابلے میں کسی غیر نبی کا خواب شرعاً حجت نہیں ہو سکتا خواہ زیارت کرنے والا کتنا ہی بڑا بزرگ یا اللہ کا ولی ہو، تاہم اگر وہ ارشاد (حکم) کسی شرعی حکم کے خلاف نہ ہو تو ادباً اس حکم پر عمل کرنا بہتر ہے کیونکہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص خواب میں مجھے دیکھتا ہے تو وہ مجھے ہی دیکھتا ہے اس لئے کہ شیطان میری صورت میں نہیں آسکتا، لیکن اگر اس حکم پر عمل نہ کیا جائے تو وہ فقہی اعتبار سے گناہ نہیں البتہ اس پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے بعض اوقات بے برکتی اور نقصان کا اندیشہ ہے۔ اور اگر آپ ﷺ کی زیارت ہوئی اور ایسا محسوس ہوا کہ آپ ﷺ نے ایک ایسی بات کا حکم فرمایا ہے جو بظاہر شریعت کے دائرے میں نہیں ہے تو ایسی صورت میں شرعاً اس حکم پر عمل کرنے کی اجازت نہیں ہوگی بلکہ اسے محض اپنا خیال یا غلط سننا سمجھا جائے گا یا اس کی ایسی تعبیر لی جائے گی جو شریعت مطہرہ کے مطابق ہو۔ نیز یہ بھی واضح رہے کہ آپ ﷺ کی زیارت بہت بڑی سعادت تو ہے لیکن زیارتِ پاک کا جھوٹا دعویٰ کرنا گناہ اور شدید وبال کا باعث بھی ہے۔

دار الافتاء

لما فی تکملة فتح الملهم: ۴۵۲/۴

ثم من المعروف أن تعبير الرؤيا ليس له قواعد منضبطة وإنما هو مبنى على ذوق المعبر ولذلک تختلف فی تأويلها أقوال المعبرين ومن هذه الجهة وقع الشک فی تعبيرها الصحيح۔ ثم إن رؤية النبی ﷺ فی المنام وإن لم يکن فيها مدخل للشيطان ولکن ربما تؤثر فيها متخيلة الرائی وهذا هو السر فی رؤيته ﷺ علی غير هيئة المعروفة فمن الممکن جدا أن يقع فی خيال الرائی کلام لم يتکلم به رسول الله ﷺ ومن المحتمل أيضا أن يکون الرائی قد نسی ما رأه فی المنام وحيل إليه بعد الإستيقاظ ما لم يقع فی المنام أيضا ومع وجود هذه الشبهات المتنوعة لا يترک بالرؤيا تلک الأحکام الشرعية التی توارثناها عن رسول الله ﷺ فی حالة اليقظة ولا شک أنه متی تعارضت الرؤيا واليقظة فالترجيح لما ثبت فی عالم اليقظة لا لما رؤی فی المنام۔۔۔وعلی کل فالرؤية فی المنام تتطرق إليها إحتمالات کثيرة وفيها مجال لإلتباس الأمر من جهات شتی فقد يلتبس لأمر علی الرائی بتخيله وقد ينسی حقيقة ما رأه وقد يکون تعبير الرؤيا غير ما يراه فی الظاهر ومع وجود هذه الشبهات لا يمکن أن يکون حجة خلاف ما ثبت من الشريعة فی عالم اليقظة۔

ولما فيه أيضا: ۴۵۲/۴

المبحث الثانی: إذا رأی أحد رسول الله ﷺ فی المنام ورأه يخبر أو يأمر بشيئ أو ينهی عن شيئی هل يکون ذلک حجة شرعية؟ وأجمع العلماء علی أنه ليس بحجة فی الدين، نعم إن

كان ذلک القول لا يصادم حكما من الأحكام الشرعية يستحسن العمل به أدبا مع صورته صلى الله عليه وآله وسلم أو مثالها۔ واللہ اعلم۔

الطاف احمد

الطاف احمد

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

٢٧ شوال ١٤٣١ھ

١٧ اکتوبر ٢٠١٠ء

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف غفر اللہ لہ

٢٩/١٠/١٤٣١ھ

مفتی

دار العلوم کراچی

دارالافتاء

فتوی نمبر ٥٨/١٣٠٦

مورخہ ٢٩/١٠/٣١ھ

٩/١٠/٢٠١٠ء

دار العلوم کراچی